Regd No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی علالت

کوئٹہ ۲ جولائی: مکرم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بذریعہ خط اطلاع دیتے ہیں کہ کل خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کوئٹہ آکر اس دفعہ مجھ پر بیماری کا ایک ایسا حملہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے میرے لئے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔ معلوم اس جگہ کے پانی یا ہوا کا اثر ہے۔ بھوک اتنی بند ہو گئی ہے۔ کہ بعض دفعہ کوشش کے باوجود ایک لقمہ بھی نہیں کھایا جا سکتا۔ جس کی وجہ سے بعض دفعہ جسم پر لرزہ آجاتا۔ اور کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ علاوہ بریں پیٹ بڑھنا شروع ہو گیا ہے جیسے پیٹ میں پانی بھر جاتا ہے۔ سانس بھی رک رک کر آتا ہے۔

احباب رمضان کے مبارک ایام میں حضور کی صحت و عافیت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ کے ساتھ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

اگر عرب مہاجرین کو آباد نہ کیا گیا تو مشرق وسطیٰ کا امن برباد ہو جائے گا

واشنگٹن ۵ جولائی۔ بعض امریکی ماہرین نے جن میں حکومت کے سرکردہ افسران بھی شامل ہیں۔ ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر فلسطین کے دس لاکھ عرب مہاجرین کی آباد کاری کا مسئلہ جلد از جلد حل نہ کیا گیا۔ تو تمام مشرق وسطیٰ میں شدید گڑبڑ پھیل جائے گی۔ ان کی امداد کے لئے اب تک جو کچھ کیا گیا ہے۔ وہ بالکل ناکافی ہے۔ متین کردہ بیس لاکھ ڈالر کی موجودہ رقم اس سال کے آخر تک ختم ہو جائے گی۔ مشرق وسطیٰ میں امن برقرار رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ مہاجرین کی از سر نو آباد کاری کے متعلق موثر اقدامات کئے جائیں۔ تا یہ مسئلہ جو دن بدن پیچیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ تسلی بخش طریق پر حل ہو جائے۔

کشمیر کے متعلق مشترکہ فوجی کانفرنس منعقد کیجائیگی

عارضی صلح کے سلسلے میں سرحدوں کی تعیین کا مسئلہ

سری نگر ۵ جولائی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے۔ کہ کشمیر کمیشن نے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کو ایک فوجی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ کہ کانفرنس کس مقام پر ہو۔ اس کا فیصلہ دونوں حکومتوں کے مشورے کے بعد کیا جائے گا۔ کہا جاتا ہے کہ کمیشن اور دونوں حکومتوں کے درمیان جو تازہ ترین خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کا مقصد عارضی صلح کے سلسلے میں سرحدوں کے متعلق سمجھوتہ کرنا ہے۔ کمیشن پوری کوشش کر رہا ہے۔ کہ کشمیر میں دوبارہ لڑائی چھڑ جانے کی نوبت نہ آئے۔ اور موجودہ انتظام اصل سمجھوتہ تک جاری رہے۔

لنکا کے مسلم طلبہ کیلئے امداد کی اپیل

سیلون ۵ جولائی:۔ لنکا کی مسلم لیگ نے اپنے سالانہ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ پاکستان سے یہ درخواست کی ہے کہ وہ لنکا کے مسلمان طالب علموں کی مالی امداد کے طور پر وظائف جاری کرے۔

لاہور ۵ جولائی۔ سرکاری حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے کہ حکومت مغربی پنجاب کے حکم کے تحت روزنامہ "سفینہ" کی اشاعت غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دی گئی ہے۔ یہ قدم ایک قابل اعتراض مضمون کے خلاف اٹھایا گیا ہے۔

مشترکہ تحقیقات

کراچی ۵ جولائی:۔ وزارت خارجہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پچھلے مہینے کی ۱۲ تاریخ کو گولہ باری کا جو حادثہ رونما ہوا تھا۔ اس کے بارے میں افغانستان کی حکومت نے پاکستان کی یہ تجویز مان لی ہے۔ کہ دونوں حکومتوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا جائے جو اس واقعہ کے متعلق مشترکہ طور پر تحقیقات کرے۔ اعلان میں امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ حادثہ کی مشترکہ تحقیقات کے بعد یہ قضیہ دوستانہ طریق پر طے ہو جائے گا۔

کشمیری مہاجرین کی آباد کاری

راولپنڈی ۵ جولائی:۔ ۱۶۳ کشمیری مہاجرین کا ایک اور دستہ آج مظفر آباد منتقل کر دیا گیا ہے۔ جو آزاد کشمیر کے علاقہ میں ہے۔

تپدق کانفرنس کا ابتدائی اجلاس

لندن ۵ جولائی:۔ آج یہاں تپدق کانفرنس کا ابتدائی اجلاس شروع ہوا۔ جس میں پچاس سے زائد علاقوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ دنیا کے مختلف حصوں میں اس مرض کی وجہ سے ہر سال پچاس لاکھ انسان لقمہ اجل ہو جاتے ہیں۔ پاکستانی مندوب ڈاکٹر ریاض علی شاہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایشائی ممالک میں تپ دق کے انسداد کا واحد طریقہ یہ ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو وسیع پیمانے پر تپ دق کے ٹیکے لگائے جائیں۔ بعض اور مندوبین نے بھی اپنی تقاریر میں اس تجویز کی تائید کی۔

شام میں گیہوں کی پیداوار

لندن ۵ جولائی۔ لندن میں شام کے وزیر تجارت مسٹر ایڈمنڈ ہومسی نے کل اسٹار کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ اس سال شام میں گذشتہ سالوں کی نسبت بہت زیادہ گندم پیدا ہوئی ہے۔ کل پیداوار کا اندازہ چھ لاکھ ٹن ہے۔ جس میں سے ۱۲ لاکھ ٹن برآمد کیا جا سکے گا۔ (اسٹار)

قبائلی پٹھان کشمیر کمیشن کے فیصلے کا بےچینی سے انتظار کر رہے ہیں

پشاور ۵ جولائی۔ دو مشہور قبائلی سردار میر باز خان گلاب خان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ سرحدی قبائل کے تمام باشندے تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کو مضبوط اور خوشحال بنانے میں اپنے دیگر ہموطن پاکستانیوں کی طرح پورا پورا حصہ لیں گے۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بیان میں کہا ہے۔ کہ قبائلی پٹھان کمیشن کے فیصلے کا بےچینی سے انتظار کر رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے ہندوستان دانشمندی اور سمجھ بوجھ سے کام لے کر آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کے لئے تیار ہو جائے۔ لیکن اگر وہ رائے شماری سے پہلو تہی کرتے ہوئے لڑائی پر کمربستہ ہو گیا۔ تو پھر سارا کا سارا قبائلی علاقہ آزادی کی حمایت میں اٹھ کھڑا ہو گا۔

الیکشن انکوائری کمیٹی کا آئندہ اجلاس انتہائی اہم ہوگا

لاہور ۵ جولائی:۔ مغربی پنجاب کی الیکشن انکوائری کمیٹی کی میٹنگ ۹ جولائی کو ہو رہی ہے۔ یہاں کے باخبر حلقے اس میٹنگ کو انتہائی اہمیت دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس وقت جو امور کمیٹی کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ وہ اس لحاظ سے بہت اہم ہیں۔ کہ ان کے متعلق آخری فیصلے پر کمیٹی کی اصل سفارشات منحصر ہونگی نشستوں کی تقسیم اور انتخابی فہرستوں کی تیاری ایسے مسائل ہیں۔ کہ جن کے متعلق فوری طور پر آخری فیصلہ ہو جانا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بالغان حق رائے دہندگی کے اصول کے پیش نظر رائے دہندگان کی تعداد اتنی لاکھ تک جا پہنچی ہے۔ فہرستیں تین ماہ کے اندر اندر تیار ہو جانی چاہئیں۔ کیونکہ آئندہ سال کی دوسری ششماہی میں انتخابات عمل میں آجائیں گے۔ (اسٹار)

لندن میں خشک سالی

لندن ۵ جولائی:۔ برطانیہ میں پانی کی شدید قلت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس خشک سالی کی ایک بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے۔ کہ امسال بارش بہت کم ہوئی ہے لاؤڈ سپیکروں کے ذریعہ عوام کو مطلع کیا گیا ہے۔ کہ وہ ایک پانی کا قطرہ بھی ضائع نہ ہونے دیں۔ بہت سے کلیساؤں میں بارش کے لئے دعائیں مانگی گئی ہیں۔ باغوں میں اور کھیل کے میدانوں میں بکثرت پانی دینے۔ اور موٹریں وغیرہ دھونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے لیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۔ 3 میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ — الفضل — لاہور
۶ جولائی ۱۹۴۹ء

قرآن کریم کا فیصلہ

اسلامی شریعت کا یہ ایک مسلمہ اصول ہے جو قرآن کریم پر مبنی ہے۔ کہ خلیفۂ وقت ریاست اسلامی کے کاروبار میں اہل الرائے سے مشورہ کرے گا۔ لیکن وہ ان کی رائے کا پابند نہیں ہوگا۔ بلکہ اگر وہ اپنی رائے کو قرآن و سنت رسول اللہ کے زیادہ مطابق سمجھے گا۔ یا اگر قرآن و سنت میں راہبری کے لئے کوئی چیز نہ ملے تو اپنی رائے کے مطابق عمل کر سکتا ہے۔ اگر اس کی اپنی رائے اس کی دانست میں اسلامی شریعت کے مطابق صحیح ہو۔ اس کا صرف مطلب یہی ہے کہ کوئی اکثریت خواہ وہ کتنی ہی متقی افراد پر منحصر کیوں نہ ہو۔ اور خواہ وہ اکثریت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کے کلام اور سنت رسول اللہ کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں دے سکتی۔ اگر ایسی اکثریت کا فیصلہ خلاف کلام اللہ اور سنت رسول اللہ ثابت ہو تو وہ ہرگز قابل عمل نہیں ہے۔ اور ہر مسلمان فتنہ و فساد سے بچتا ہوا اسکے ماننے سے انکار کر سکتا ہے۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اجماع امت یا اجماع فرق اسلامیہ کو اگر اسلامی شریعت میں کوئی شرعی حیثیت حاصل ہے۔ تو وہ صرف اس حد تک حاصل ہے کہ قرآن و سنت اجماع اور متفقہ فیصلہ کے خلاف کوئی اشارہ موجود نہ ہو۔ اگر قرآن کریم اور سنت بلکہ تعامل خلفائے راشدہ میں بھی کسی مسئلہ کے متعلق کوئی راہنمائی نہ ملتی ہو تو پھر اور صرف پھر علماء یا ارباب اقتدار کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ میں اکثریت سے فیصلہ کریں۔ اور وہ بھی صرف اس صورت میں کہ خلیفۂ وقت بھی ان سے متفق ہو۔ خلیفہ وقت جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے اکثریت کے فیصلہ کو رد کر سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ خلیفۂ وقت خود بھی قرآن کریم یا سنت کے خلاف کوئی حکم دے سکتا ہے۔ خلیفہ کی رائے اگر اکثریت کی رائے پر حاکم ہے۔ تو خود خلیفہ کی رائے پر تعامل خلفائے راشدہ سنت رسول اللہ اور کلام اللہ حاکم ہیں بلکہ تعامل خلفائے راشدہ پر سنت رسول اللہ اور کلام اللہ حاکم ہیں۔ اور سنت رسول اللہ پر خود کلام اللہ حاکم ہے۔

اس کلام کا ماحصل یہ ہے کہ اگر ایک بات کا فیصلہ قرآن کریم میں موجود ہو۔ تو نہ تو سنت رسول صلعم نہ تعامل خلفائے راشدہ اور نہ اجماع علماء اور اتفاق اکثریت نہ قیاس اس فیصلہ کو بدل سکتے ہیں۔ قرآن کریم کا فیصلہ سب پر ناطق ہوگا۔ قرآن کریم کے فیصلہ کے خلاف کوئی حدیث خواہ وہ کتنی ہی اصولوں پر صحیح اترتی ہو۔ کوئی خلفائے راشدہ کا تعامل خواہ وہ کتنا ہی تاریخی چھان بین کے مطابق مبنی بر اصلیت ثابت ہو چکا ہو۔ کوئی اجماع خواہ کتنے ہی نیک اور متقی لوگوں کا ہو۔ کوئی قیاس خواہ وہ کتنا ہی صائب الرائے انسان کا ہو۔ خواہ وہ انسان خلیفۂ وقت ہی کیوں نہ ہو کوئی وقعت نہیں رکھتے۔ سب کو قرآن کریم کے فیصلہ کے سامنے جھکنا پڑے گا۔

ہمیں اسلامی شریعت کے اس اولین اصول کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کوئی مسلمان جس کو شریعت اسلامیہ کے متعلق کچھ بھی واقفیت ہے۔ اور جس نے قرآن کریم کا مطالعہ کیا ہی اصول کی بدیہہ صداقت سے انکار نہیں کر سکتا ہم نے یہاں اس اصول کو اس لئے اتنی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ تاکہ ناظرین اس امر پر غور کرتے وقت جو ہم عرض کرنا چاہتے ہیں۔ اس اصول کو ذہن میں رکھیں تاکہ ہماری بات پر غور کر کے ان کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو۔

کل ہم نے ان کالموں میں جناب حسین صاحب لدھیانوی کا خط ایک لوکل روزنامہ سے نقل کیا تھا۔ جس میں انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ

> "شریعت اسلام میں جو شخص اسلام کے نظریات سے انکار کر کے خلاف اسلام نظریات کا اعلان کرے۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے کشف شبہ کے بعد اگر وہ اپنے نظریات پر اصرار کرے۔ تو وہ مرتد ہے جس کی سزا شریعت اسلامیہ نے قتل تجویز کی ہے۔"

مکتوب نگار اپنے اس دعوے کو "کل فرق اسلامیہ کا متفق علیہ مسئلہ قرار دیتے ہیں۔ اگر بغرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ کل فرق اسلامیہ کا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ تو ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ قرآن کریم کی روشنی میں اس کی کیا حیثیت ہے۔ قرآن کریم میں ارتداد کے متعلق بیسیوں آیات موجود ہیں۔ اور اگر ہم یہ مطالبہ کریں کہ اگر اللہ تعالےٰ نے ارتداد کی سزا قتل مقرر کی ہوتی۔ تو ایسی بات کا ذکر وہ تمام ایسی آیات میں نہ سہی دو چار میں نہ سہی ایک ہی آیت میں ضرور کرتا۔ کیونکہ جس معاملہ میں ایک انسان کی زندگی ختم کرنے کا سوال ہو۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی بالکل خاموشی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ جب قرآن کریم میں بعض دوسرے جرائم کی ایسی سزاؤں کا ذکر موجود ہے۔ جو ایک اسلامی قاضی دے سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایک ایسی سزا کا ذکر نہ ہوتا۔ جس کا تعلق ایک انسان کی موت اور زندگی کے سوال سے ہے۔

ہم یہ مطالبہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم اس وقت یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ قرآن کریم سے دکھاؤ کہ مرتد کی سزا قتل کہاں لکھی ہے۔ ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں ارتداد کی سزا مقرر ہے۔ اور کل فرق اسلامیہ کا متفق فیصلہ تو کیا خلفائے راشدہ کا تعامل بھی اگر ثابت ہو جائے۔ بلکہ کوئی ایسی حدیث بھی ہو۔ جو احادیث کے پرکھنے والے اصولوں پر سو فیصدی پوری بھی اترتی ہو۔ تو قرآن مجید کے فیصلہ کے مقابلہ میں ہمیں خلفائے راشدہ کے تعامل کو اور حدیث نبوی کو اس فیصلہ کی روشنی میں سمجھنا ہوگا۔

ہمارا دعوےٰ صاف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تقریباً ان تمام آیات میں جن میں ارتداد کا ذکر ہے اللہ تعالےٰ نے بغیر الفاظ بموقع و محل ساتھ ہی ارتداد کی سزا بھی بتادی ہے۔ اور وہ اس سزا سے قطعاً مختلف نہیں ہے۔ جو اصل کافر کی سزا قرآن کریم میں مقرر ہے۔ آپ تمام وہ آیات جن میں اصل کافر کی سزا ہے۔ اور تمام وہ آیات جن میں ارتداد کا ذکر ہے۔ الگ الگ جمع کر کے ان کا موازنہ کریں۔ تو آپ کو صاف معلوم ہو جائے گا۔ کہ کافر اول اور کافر مرتد کو ایک ہی طرح کی سزا ملے گی۔ اور وہ سزا خواہ اس دنیا میں خواہ دوسری دنیا میں بغیر کسی انسانی عدالت کی مداخلت کے خود اللہ تعالےٰ دیتا ہے یہ ہمارا دعوےٰ ہے قرآن کریم موجود ہے ہم اسکو ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔

اب جبکہ ایک جرم کی سزا قرآن کریم میں موجود ہے۔ تو پھر کل فرق اسلامیہ کے متفق فیصلہ کی کیا وقعت رہ جاتی ہے۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مولوی محمد صدیق صاحب مجاہد اسلام کی تشریف آوری

اھلاً وَ سھلاً وَ مرحبا

لاہور ۶ جون الحمد للّٰہ ثم الحمد للّٰہ! کہ مکرم و محترم جناب مولٰنا محمد صدیق صاحب فاضل تیرہ ۱۳ سال تک بلاد عربیہ مغربی افریقہ اور لنڈن میں نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا مقدس فریضہ سرانجام دینے کے بعد آج شام کو ساڑھے سات بجے پاکستان میل کے ذریعہ بخیر و عافیت لاہور تشریف لے آئے گو عین وقت پر اطلاع ملنے اور افطاری کا وقت ہونے کے باوجود بہت سے احباب مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی سرکردگی میں اپنے مجاہد بھائی کا خیر مقدم کرنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے مکرم مولوی صاحب موصوف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق ۱۹۳۶ء کے شروع میں تبلیغ اسلام کے لئے بلاد عربیہ میں تشریف لے گئے تھے۔ ایک عرصہ تک فلسطین۔ شام عراق اور مصر میں کامیابی سے فریضۂ تبلیغ سرانجام دینے کے بعد آپ لنڈن تشریف لے گئے اور ڈیڑھ سال تک بطور نائب امام مسجد لنڈن کام کیا۔ بعد ازاں سیرالیون افریقہ تشریف لے گئے اور انچارج مبلغ کے طور پر کام کرتے رہے اس جگہ آپ سے پہلے بارہ ۱۲ جماعتیں تھیں۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے چھتیس ۳۶ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور یہ مشن اپنے تمام اخراجات خود ادا کر رہا ہے۔

آپ کے ہمراہ آپکی اہلیہ محترمہ بھی تشریف لائی ہیں جو سیرالیون کی باشندہ ہیں اور وہاں کی جماعت کے امیر صاحب کی صاحبزادی ہیں۔

ہم جناب مولوی صاحب کی کامیاب مراجعت پر جماعت کی طرف سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کہاں ہیں!

میر محمد ابراہیم صاحب ظفر ولد مولوی الف دین صاحب محلہ الہ آباد متصل باغ دیوان سیالکوٹ شہر واقف زندگی چند دنوں سے لاپتہ ہیں۔ ان کو سیالکوٹ رجسٹری چٹھی بھجوائی گئی تھی وہ واپس آگئی ہے میر صاحب مذکور کو بذریعہ اعلان اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے موجودہ پتہ سے وکالت دیوان میں اطلاع دیں یا اور کوئی دوست ان کے پتہ سے واقف ہوں تو وہ مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان
~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سندھ کی احمدی جماعتوں سے خطاب

اگر یہ درست ہے کہ تم ایک زندہ جماعت ہو تو تمہیں پورے زور سے تبلیغ کرنی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۵ رجون ۱۹۴۸ء بمقام ناصر آباد سٹیٹ سندھ

مرتبہ: سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

(یہ خطبہ گزشتہ سال کے خطبات میں سے چھپنا رہ گیا تھا اب شائع کیا جاتا ہے)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

بعض چیزیں

ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے وجود میں شبہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ عقلی طور پر ان کا انکار ہی نہیں کیا جا سکتا مگر بعض لوگ زبانی طور پر ان کا انکار کر دیتے ہیں۔ مجھے تو حیرت آتی ہے کہ ایسے اشخاص پر کس طرح حسن ظنی کی جائے۔ ہماری جماعت کی جو مخالفت کی جاتی ہے۔ وہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ مخالفت نہیں ہوگی۔ غلط ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ تمام تحریکوں کی مخالفت کی جاتی تھی۔ کی جاتی ہے اور آئندہ بھی کی جائے گی۔ عملی طور پر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ

مسلمانوں کی ہر مصیبت

کے وقت ہمارے سلسلہ کی طرف سے مدد کی جاتی رہی ہے۔ ان کے لئے تکالیف برداشت کی جاتی ہیں۔ ان کے لئے ایثار کا نمونہ دکھایا جاتا ہے۔ یا یوں کہو کہ جماعت کے وہ لوگ جو اس بات کو سمجھتے ہیں۔ اور ویسے بھی طاقت رکھتے ہیں۔ وہ بڑھ بڑھ کر قربانیاں کرتے ہیں۔ مگر غیر احمدیوں میں سے اکثر کی طرف سے ہمیں ہمیشہ ایذائیں دی جاتی رہی ہیں۔ دکھ دیئے جاتے ہیں۔ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے۔ تو ہم ان کی خدمت کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے قربانیاں کرتے ہیں۔ اس وقت وہ بھی یہ مانتے ہیں۔ کہ انہیں ہماری خدمت اور قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ مگر جب

مصیبت کا وقت

گزر جاتا ہے۔ اور آسائش کا دور شروع ہوتا ہے۔ تو چاروں طرف سے یہ آوازیں اٹھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ کہ یہ اسلام کے دشمن ہیں۔ یہ مسلمانوں کی بھلائی نہیں چاہتے۔ قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف چلتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جس کو اخبار دیکھنے والے لوگ خوب جانتے ہیں۔ اور یا وہ لوگ جانتے ہیں۔ جن کو غیروں کے ساتھ میل جول رکھنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ ہم عقلی طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ

یہ ممکن ہی نہیں

کہ دنیا ہماری ایسی خیر خواہ بن جائے۔ جیسے ایک سچا دوست اپنے سچے دوست کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم جو چیز دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ خلاف ہے اس چیز کے جس چیز پر دنیا چل رہی ہے۔ مثلاً یہی دیکھ لو کہ سب مسلمان امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ مسیح آسمان سے آئیں گے۔ اور وہ دوسرے لوگوں سے دولت چھین کے ہمیں دیں گے۔ لیکن احمدی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ مسیح جس نے آنا تھا۔ اور جس کا وعدہ مسلمانوں سے کیا گیا تھا۔ وہ آچکا ہے۔ وہ آسمان سے نہیں اترا زمین سے ہی آیا ہے۔ پھر احمدی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنے والا مسیح ظالم نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ انصاف اور عدل کو دنیا میں قائم کرے گا۔ وہ غیر مسلموں کو قتل نہیں کرے گا۔ بلکہ

صلح اور آشتی کا پیغام

دنیا میں لائے گا۔ اب دیکھو اس عقیدہ سے ان کی سینکڑوں سال سے پیدا شدہ امیدیں اور تمنائیں باطل ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک آدمی اگر یہ سمجھتا ہے کہ اس کا بیٹا خیریت سے واپس آرہا ہے۔ اسے یہ کہہ دیا جائے۔ کہ تمہارا وہ بیٹا فوت ہو چکا ہے۔ تو کتنا بڑا انقلاب اس کی حالت میں پیدا ہو گا۔ اسی طرح تمام لوگ یہ امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ مسیح آسمان سے آئیں گے۔ اور وہ غیر مسلموں کی دولت چھین کر انہیں دیں گے۔ انہیں کسی قسم کی جدوجہد کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے سامنے اگر تم یہ پیش کر دو۔ کہ وہ آنے والا مسیح آگیا ہے۔ وہ غیروں پر ظلم کرنے والا نہیں بلکہ دنیا میں

عدل و انصاف

قائم کرنے آیا ہے۔ وہ دوسروں کو قتل کرنے نہیں آیا۔ بلکہ صلح اور امن کا پیغام دینے آیا ہے۔ تو یقیناً ان کی امیدیں خاک میں مل جائیں گی۔ ان کے تو ذہنوں میں یہ بیٹھا ہوا تھا کہ اس مسیح کے آنے سے ان کی سب تکلیفیں دور ہو جائیں گی۔ مال و دولت سے انہیں وافر حصہ مل جائے گا۔ اور مزید محنت کی انہیں ضرورت نہیں ہوگی۔ مگر ایک احمدی کے نزدیک ان کی یہ سب امیدیں موہوم ہیں۔

پھر دنیا میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہمیں

پولیٹیکل طور پر

کام کرنا چاہیئے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ آنے والا کوئی نہیں۔ ہم یونہی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں۔ اور یونہی اپنی سیاسی جدوجہد کو ترک کر دیا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ نہ آسمان سے کوئی آئے گا۔ اور نہ زمین سے۔ بلکہ جو کچھ ہم نے کرنا ہے۔ اپنی ہی جدوجہد سے کرنا ہے۔ مسلمانوں نے اگر ترقی کرنی ہے۔ تو اس کے لئے انہیں خود ہی کوشش کرنی ہوگی۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ اسی عقیدہ کی وجہ سے ہی مسلمانوں پر زوال آیا ہے۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے ہی وہ سست ہو گئے ہیں۔ اور جدوجہد کو انہوں نے ترک کر دیا ہے۔ اسی عقیدہ نے ہی مسلمانوں کے

قوائے عملیہ کو شل

کر دیا ہے۔ اور ان کے افکار کو زنگ لگا دیا ہے۔ یونہی ہم جھوٹی امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ مسیح آسمان سے آئیں گے۔ اور ہماری مشکلات کو حل کریں گے۔ اگر ہم اس طرح جھوٹی امیدیں لگائے نہ بیٹھے رہتے اور خود جدوجہد کرتے رہتے۔ تو ہم میں بیداری پیدا ہو جاتی۔ ہماری سستیاں دور ہو جاتیں۔ اور یہ ذلت نہ اٹھانی پڑتی۔ جو ہم آجکل اٹھا رہے ہیں۔ ہم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ چونکہ ہماری ذلت انتہاء کو نہیں پہنچی۔ اس لئے ہمیں ابھی کسی قسم کی جدوجہد کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر ذلت انتہاء کو پہنچ جاتی۔ تو

مسیح آسمان سے

نازل ہوتے۔ مگر مسیح اب تک نازل نہیں ہوئے۔ پھر اگر ذلت انتہا کو پہنچ بھی جائے۔ تب بھی ہمیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ مسیح آسمان سے نازل ہوں گے اور اس ذلت کو دور کر دیں گے۔ ہمیں خود کوئی جدوجہد کرنے کی ضرورت نہیں۔ غرضیکہ انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے۔ کہ یہ ذلت اور ادبار جو مسلمانوں پر آیا ہے۔ اسی عقیدہ کی بدولت ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں میں سے کام اور محنت کا احساس جاتا رہا ہے۔

اس کی مثال

تو ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ اگر میرے گھر چور آئیں گے۔ تو پہرہ دار مجھے ہوشیار کر دیں گے۔ اب چور آتے ہیں۔ اور چوری بھی کرتے ہیں۔ مگر وہ اطمینان سے لیٹا رہتا ہے۔ کھٹکا بھی ہوتا ہے۔ وہ سامان اٹھاتے اور کھٹ کھٹ کی آواز بھی سنتا ہے۔ لیکن وہ سمجھتا ہے۔ کہ بلیاں اور چوہے شور کر رہے ہیں۔ چور نہیں ہیں۔ اگر چور ہوتے تو پہرہ دار مجھے ضرور جگاتے۔ گویا ایک فریق تو اس امید میں بیٹھا ہوا ہے کہ جب ہماری ذلت انتہا کو پہنچ جائے گی۔ تو مسیح آسمان سے نازل ہوگا وہی اس ذلت کو دور کرے گا۔

ہمیں خود کسی جدوجہد کی ضرورت نہیں۔ چونکہ مسیح ابھی آسمان سے نازل نہیں ہوئے اس لئے ہماری ذلت بھی انتہا کو نہیں پہنچی

دوسرا فریق

یہ سمجھتا ہے کہ جو مصائب بھی مسلمانوں پر نازل ہوتے ہیں وہ اسی عقیدہ کی وجہ سے ہیں۔ ہم نے یہ سمجھ لیا کہ جب ہماری ذلت کی حالت انتہاء کو پہنچ جائے گی تو مسیح آسمان سے نازل ہوں گے اور ہماری مشکلات کو حل کریں گے۔ اس عقیدہ کی وجہ سے ہم میں سستی پیدا ہو گئی اور ہم نے جدوجہد کو ترک کر دیا۔ اگر ہم تھوڑی بہت بھی جدوجہد کرتے تو ہماری یہ حالت نہ ہوتی۔ اور ہم کبھی کے اچھے ہو چکے ہوتے۔ دیکھو جب کسی کے پیٹ میں درد شروع ہو اسی وقت سے اگر تھوڑا سا سونف کا عرق دے دیا جائے تو درد سے آرام آ جائے گا۔ لیکن اس وقت اگر سستی کی جائے اور غفلت برتی جائے تو

درد اور بڑھ جائے گا

معدہ میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ اور کسی طبیب سے باقاعدہ علاج کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر مریض پھر بھی طبیب کے پاس نہ جائے گا اور غفلت برتے گا تو تکلیف اور زیادہ بڑھ جائے گی۔ پھر اس کا علاج مشکل ہو سکے گا۔

انسان بیمار بھی ہوتا ہے اور مرتا بھی ہے لیکن بعض وقت اگر علاج ٹھیک طور سے کیا جائے تو وہ بچ بھی جاتا ہے۔ اور اگر سستی کی جائے تو پھر موت وارد ہو جاتی ہے۔ پس جو لوگ سرے سے اس عقیدہ کے خلاف ہیں جب ہم ان کے سامنے یہ پیش کرتے ہیں کہ جس مسیح نے آنا تھا وہ آ چکا ہے تو وہ

ہماری مخالفت

کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے یہ عقیدہ بنا کر نئے سرے سے خرابی پیدا کر دی ہے قوم تسلی پا گئی تھی اور اس نے سمجھ لیا تھا کہ آسمان سے کوئی نہیں آئے گا۔ قوم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ ہم نے اپنی ترقی کے لئے خود جدوجہد کرنی ہے۔ قوم میں سے تقریباً سستی جاتی رہی تھی اور بیداری پیدا ہو گئی تھی۔ لیکن احمدیہ جماعت نے اس عقیدہ کو پختہ کر دیا ہے کہ مسلمانوں کی بیماری کے لئے کوئی

مسیح ضرور آنیوالا ہے

اس طرح ان کی سب امیدیں باطل ہو گئی ہیں۔ ان کے خیال میں ہم نے مسیح آسمان سے اترنے کے خیال کو از سر نو زندہ کر کے رہی سہی نجات کی صورت بھی تباہ کر دی ہے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ لوگ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ آسمان سے کوئی نہیں آئے گا اور مایوس ہو کر جدوجہد کرنے لگ پڑے تھے ہم نے ان لوگوں کو ترقی کرنے سے روک دیا ہے۔ ان کی توجہ کو توکل کی طرف پھیر دیا ہے اور انسانی جدوجہد سے انہیں روک دیا ہے۔ غرض

ہماری مخالفت

مذہبی طور پر بھی ہو رہی ہے اور سیاسی طور پر بھی ہو رہی ہے اور ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ ایک فریق تو سمجھتا تھا کہ آسمان سے مسیح نازل ہوں گے اور ہماری تکالیف کو دور کریں گے۔ لیکن ہمارے اس عقیدہ سے ان کی تمام امیدیں باطل ہو جاتی ہیں اور دوسرا فریق یہ سمجھتا ہے کہ کسی نے آسمان سے نہیں آنا۔ ہم نے یونہی ایک عقیدہ بنا کر لوگوں کو ترقی سے روک دیا ہے۔ ان میں سستی پیدا کر دی ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس عقیدہ کو جلد از جلد ختم کر کے ہمیں خود ترقی کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے۔ یونہی توکل کر کے بیٹھے نہیں رہنا چاہئے۔ اگرچہ ہمارے اس عقیدہ سے یہ باتیں ثابت نہیں ہوتی ہوں ہمارے عقیدہ کی وجہ سے یہ باتیں پیدا نہ بھی ہوئی ہوں تب بھی ان لوگوں کا خیال یہی ہے کہ ہم نے

یہ عقیدہ پیش کر کے

لوگوں کو صحیح کوشش سے روک دیا ہے۔ خواہ دیدہ دانستہ نہ ہی سہی لیکن بہرحال ہم نے اس عقیدہ کو پیش کر کے انہیں اس قسم کی جدوجہد سے ضرور روک دیا ہے جس قسم کی جدوجہد وہ قوم کے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی حکومت کے خلاف کوئی کوشش کرتا ہے تو احمدی یہ سوال اٹھا دیتے ہیں کہ ہم نے حکومت سے نہ پہلے مقابلہ کیا ہے اور نہ اب کریں گے۔ اس سے سیاسی لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم ان کی جدوجہد کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر مزدور پیشہ

ہڑتال کرتے ہیں

بائیکاٹ کرتے ہیں۔ یا بھوک ہڑتال کرتے ہیں تو ہماری جماعت کے افراد اس میں حصہ نہیں لیتے بلکہ اسے مذہب کے خلاف سمجھتے ہیں اور مزدور پارٹی خیال کرتی ہے کہ احمدی ہماری تحریک کو کمزور کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی جماعت عدم تعاون کا اعلان کرتی ہے تو احمدی اس سے الگ رہتے ہیں بلکہ اسے مذہب کے خلاف سمجھتے ہیں اور ان لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم ان کی تحریک سے تعاون نہیں کرتے۔ ان تمام وجوہ سے مذہبی اور سیاسی دنیا ہماری مخالف ہے ظاہر ہے کہ ہم دوسرے کو اپنا طریق کار نہیں منوا سکتے۔ جب تک ہم اس کو اپنا ہم خیال نہ بنالیں۔ مگر ہم

کونسی اصلاح کر رہے ہیں

ہم اس کے لئے کتنی جدوجہد کر رہے ہیں۔ کتنی تبلیغ کر رہے ہیں۔ یہاں آٹھ دس گاؤں میں احمدی آباد ہیں لیکن بتاؤ ان بستیوں میں کتنے احمدی ہوئے ہیں۔ سو میں سے ایک بھی نہیں۔ اگر شاذونادر کوئی احمدی ہو بھی گیا ہو تو اس نے سو میں سے ایک بھی ممبر حاصل نہیں کیا۔ ناصر آباد۔ محمود آباد اور دیگر اسٹیٹوں میں کثرت احمدیوں کی ہے۔ انہیں طاقت حاصل ہے ارد گرد سندھی بھی آباد ہیں اور پنجابی بھی۔ مگر ان میں سے کتنے احمدی بنائے گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ تبلیغ کی طرف کوئی توجہ نہیں کی گئی۔ ذاتی اغراض کے لئے پارٹیاں بنالی گئی ہیں۔ لیکن خدا اور اس کے رسول کا خانہ خالی ہے

کنری کو لے لو

وہاں سب سے بڑی طاقت ہماری ہے۔ فیکٹری کی وجہ سے ہمارا رعب ہے۔ بعض مہاجر دوکاندار بھی آ گئے ہیں مگر وہاں بھی تبلیغ نہیں کی گئی اور کوئی اشاعت نہیں کی گئی۔ شاذونادر ہی کوئی احمدی ہوا ہو گا۔ کہتے ہیں کہ کوئی عورت پاخانہ کرنے گئی رستہ میں ایک مرا ہوا خرگوش پڑا ہوا تھا وہ اسے اٹھا لائی۔ اسی طرح اگر یہاں بھی کوئی احمدی ہو گیا ہو تو یہ ان کی تبلیغ کا اثر نہیں۔ اسی طرح محمود آباد۔ احمد آباد۔ نصرت آباد۔ بشیر آباد اور دیگر اسٹیٹوں کا حال ہے۔ محمد آباد میں ایک حد تک تبلیغ ہو رہی ہے اور وہاں احمدی بھی ہوتے ہیں مگر پھر بھی اتنی نہیں کہ اسے

مومنوں والی تبلیغ

کہا جا سکے بلکہ اسے دنیاداروں والی تبلیغ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کمیونزم اور سوشلزم کے ایجنٹ تبلیغ کر کے ہزاروں اور لاکھوں آدمیوں کو دنوں میں اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں پھر تم کیوں ایسا نہیں کر سکتے بہرحال محمد آباد اسٹیٹ میں ایک حد تک تبلیغ ہوئی ہے اور وہ موجب شکریہ ہے۔ نصرت آباد بشیر آباد۔ ظفر آباد اور دیگر اسٹیٹوں میں سالہا سال سے کوئی احمدی نہیں ہوا۔

پھر سندھ کے دوسرے علاقہ کو لے لو یہاں مبلغ بھی ہیں مگر صرف نام کے۔ کوئی

تبلیغ کا بندوبست

نہیں کیا گیا۔ ان لوگوں میں تبلیغ کا احساس ہی نہیں اگر کسی کے پاس لوگ ڈوب رہے ہوں تو وہ ان کے پاس چپ کس طرح بیٹھ سکتا ہے۔ لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان تمام جماعتوں کے تمام افراد افسر ہوں یا ماتحت۔ مبلغ ہوں یا غیر مبلغ کوئی بھی تبلیغ کا فرض ادا نہیں کر رہا۔ آج سے دس سال پہلے سلسلہ نے

۳۰ لاکھ کی رقم سے

یہاں ایک جائیداد خریدی۔ اس میں سے اب تک ایک پیسہ بھی حاصل نہیں ہوا۔ اور نہ ہی قرضہ اترا۔ ساری دنیا پر غور کر کے دیکھ لو تم ایک بھی ایسی مثال پیش نہ کر سکو گے کئی لاکھ سے کنری میں فیکٹری کھولی بھی مگر مینیجر اور دوسرے افسروں کے گزارہ کے سوا اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ سلسلہ کو ایک پیسہ بھی نہیں ملا۔ اور نہ ہی قرض اترا۔ کوئی جگہ تمہیں ایسی نہ مل سکے گی جہاں اس طرح تجارت کی جا رہی ہو۔ کوئی نہ کوئی چیز تو ضرور ہے کہ جس کی وجہ سے ہمارے سندھ کے کارکنوں کے ہاتھوں سے تمام برکت جاتی رہی ہے۔ بیداری اور چستی ان میں نام کو نہیں رہی۔ کوئی کام نہیں ہو رہا۔ مگر انعام اور ترقی کے لئے درخواستیں دی جاتی ہیں۔ اس کی مثال تو ایسی ہی ہے جیسے

کہتے ہیں

کوئی امیر تھا اس نے ایک لڑکا ملازم رکھا اور پانچ روپے اسے ماہوار دیتے تھے۔ اس وقت پانچ روپے بھی ایک بڑی رقم ہوتی تھی۔ دو دو روپے بلکہ ایک ایک روپیہ پر بھی ملازم رکھا جاتا تھا اس وقت سپاہیوں کو تین روپے ملا کرتے تھے۔ اس لڑکے کی ماں بیوہ تھی۔ سفر پر جانے سے پہلے ماں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ دیکھو بیٹا تمہیں پانچ روپیہ ماہوار ملا کریں گے وہ سب کے سب مجھے بھیج دیا کرنا۔ بیٹے نے کہا ماں روٹی تو میں اپنے مالک کے گھر سے کھا لیا کروں گا لیکن اگر سارے روپے تمہیں بھیج دوں تو کپڑے کہاں سے بنوایا کروں گا۔ اپنی دوسری ضروریات کہاں سے پوری کروں گا۔ ماں نے کہا بیٹا تمہیں انعام بھی تو ملا کرے گا۔ اس انعام سے تم اپنی ضروریات پوری کر لیا کرنا بیٹے نے کہا ماں انعام کیسے ملا کرتا ہے۔ ماں نے کہا۔ اچھے آقا اپنے نوکروں اور خدمت کرنے والوں کو

انعام بھی دیا کرتے ہیں

بیٹے نے کہا ماں اگر مالک انعام نہ دے۔ ماں نے کہا اگر نہ دے تو جب آقا خوش ہو خود مانگ لینا۔ لڑکے نے کہا مجھے کس طرح معلوم ہو گا کہ وہ خوش ہے۔ ماں نے کہا خوشی کی علامت ہنسی ہے جب وہ کام پر ہنسے سمجھ لینا کام سے خوش ہوا ہے۔ غرض یہ نصیحت حاصل کر کے لڑکا آقا کے ساتھ سفر پر روانہ ہوا۔ راستہ میں ایک سرائے میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ رات کے وقت آقا نے نوکر سے کہا کہ میاں اٹھو اور چراغ بجھا دو۔ روشنی میں مجھے نیند نہیں آتی۔ نوکر نے کہا اگر آپ کو روشنی میں نیند نہیں آتی تو مجھے بھی اندھیرے میں نیند نہیں آتی۔ اس لئے آپ منہ پر لحاف ڈال لیں۔ وہ شخص اسے بچہ سمجھ کر خاموش ہو رہا اور اس جواب پر کوئی خفگی کا اظہار نہ کیا۔ رات کو بارش ہونے لگی کچھ دیر بعد اس نے نوکر سے کہا

باہر نکل کے دیکھو

بارش تھمی ہے یا نہیں۔ نوکر نے بستر سے یونہی بیٹھے ہوئے کہہ دیا کہ بارش ابھی نہیں تھمی مالک نے پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا

کہ ابھی بارش ہو رہی ہے۔ نوکر نے کہا کہ میں نے ایک بلی کو ہاتھ مار کر دیکھا ہے وہ بھیگی ہوئی تھی۔ مالک نے یہ سمجھا کہ یہ ابھی بچہ ہے۔ اس لئے ایسی باتیں کرتا ہے۔ اگرچہ یہ لغو بات تھی۔ مگر اس نے کوئی پرواہ نہ کی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا۔ کہ میاں دروازہ بند کر دو۔ ہوا ٹھنڈی چل رہی ہے نوکر نے جواب دیا دو کام میں کر چکا ہوں۔ ایک کام آپ کریں۔ مالک اس بات پر ہنس پڑا۔ نوکر فوراً بول اٹھا۔ حضور انعام دیں اس طرح یہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور ہماری تنخواہوں میں اضافہ کر دیں۔ کیونکہ ہم نے ۶۰ ہزار کا نقصان کر دیا ہے۔ ہمیں ترقیاں دی جائیں۔ اس لئے کہ ہم نے ۷۰ ہزار روپے برباد کر دیا ہے۔

میں اپنی فطرت کے ماتحت

یہ سمجھتا ہوں

کہ اگر ان لوگوں میں ذرا بھر بھی حیا ہوتی تو بجائے ترقیوں اور اضافہ کے لئے درخواست کرنے کے انہیں مر جانا چاہیئے تھا۔ اور ایک ایک کا ہارٹ (Heart) فیل ہو جانا چاہیئے تھا۔ آخر ہم میں سے کون ہے جو بغیر تکلیف اٹھائے چندہ دیتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک تکلیف اٹھاتا ہے اور اپنی جان مارتا ہے تب جا کر کہیں چندہ دینے کے قابل ہوتا ہے۔ بارہ سال سے میری اس جائیداد میں سے صرف چندہ ہی بچتا رہا ہے اور اس سال وہ بھی نہیں بچا۔ اس سال چندے کے متعلق میں نے ایک اور دوست سے جن سے شراکت تھی کہا ہے کہ وہ حساب کر کے کچھ نکلتا ہو۔ تو مجھے دیدیں۔ کیونکہ میں چندہ نہیں ادا کر سکا۔ غرض ہم میں سے

کوئی بھی ایسا نہیں

جو بغیر تکلیف اٹھائے چندہ دے سکتا ہو۔ فقیر سے فقیر آدمی بھی ایک ایک روٹی کا آٹا بچاتا ہے تا وہ چندہ دے سکے۔ وہ اپنے بچوں کے لئے جائدادیں نہیں بناتا۔ مگر اپنے چندہ کے لئے پیسہ پیسہ کر کے جوڑتا رہتا ہے۔ ہزاروں ہزار عورتیں ایسی ہیں جن کے پاجامے پھٹے ہوئے ہیں اور وہ ان پھٹے ہوئے پاجاموں میں گزارہ کر رہی ہیں۔ تا وہ چندہ ادا کر سکیں۔ ہزاروں ہزار بچے ایسے ہیں جو بھوک سے بلکتے ہوئے سو جاتے ہیں۔ ان کی ماؤں کی چھاتیوں میں دودھ نہیں آتا اور نہ ہی بازار سے خرید کر انہیں دودھ پلا سکتی ہیں۔ تا کسی طرح چندے کیلئے پیسے بچ جائیں۔ لیکن اس کمائی سے

پیدا کردہ جائیداد

کا نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ بارہ سال کے اندر سلسلہ کو پیسہ بھر بھی حاصل نہیں ہوا۔ اور قرضہ بھی ویسے ہی ہے۔ میں حیران ہوں کیا یہ پتھر کے انسان ہیں۔ جن کے دل ذرہ بھی نہیں پسیجتے انہیں کچھ بھی احساس نہیں ہوتا۔ درحقیقت ان لوگوں میں ایمان نہیں ہے اور یہ اسی بات کا نتیجہ ہے کہ یہ لوگ تبلیغ نہیں کرتے اپنی ذہانت کے لحاظ سے میں خود شرمندہ ہوتا ہوں۔ جب حساب چیک

کرتا ہوں تو کئی لاکھ کا نقصان ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ درخواست بھی آ جاتی ہے۔ کہ حضور ہماری تنخواہوں میں اضافہ کر دیجئے۔ ہمیں ترقی دی جائے۔ انہیں تو شرم کے مارے مر جانا چاہیئے تھا ایسا ہوتے ہوئے پسینہ سے شرابور ہو جانا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ وہ ترقی کے لئے درخواست کرتے اور اپنی تنخواہوں میں اضافہ مانگتے (میں اس سال بھیر سندھ کا دورہ کر چکا ہوں اور یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ اس سال کام

نسبتاً اچھا رہا ہے

اور یہ پہلا سال ہو گا کہ تحریک کو کچھ نفع گو ۱/۲۰ حصہ اسی نفع کا جو عقلاً مل سکتا ہے ملے گا۔ صدر انجمن کی جائیداد گذشتہ سال سے نفع حاصل کر رہی ہے اور اس سال بھی اسے پچاس ساٹھ ہزار کا نفع آئے گا گو ترقی کی بہت کچھ گنجائش باقی ہے) میں یہ نہیں کہتا کہ صرف ہماری جماعت میں ہی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں میں ایسے لوگ ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہماری جماعت کا تو دعوےٰ ہے۔ کہ ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے اور دنیا یوں ہی فتح نہیں ہو جاتی۔ دنیا محنت سے فتح ہوتی ہے۔ دنیا قربانی سے فتح ہوتی ہے۔ دنیا ایثار کرنے والوں سے فتح ہوتی ہے۔ دنیا تبلیغ کرنیوالوں سے فتح ہوتی ہے۔ دنیا ایسے لوگ فتح کرتے ہیں۔ جو دنیا میں

ایک انقلاب

برپا کر دیتے ہیں وہ کام کرتے ہیں اور اس طرح کام کرتے ہیں کہ اپنے نفس کو مار دیتے ہیں مجھے ایک دوست نے بتایا تھا کہ اس کو دو مربعہ زمین سے ۲۰۰ روپے مقاطعہ کی رقم ملتی ہے۔ مجھے میرے بھتیجے نے بتایا۔ جو کچھ عرصہ حکومت کی زمینوں کا انچارج رہا ہے۔ شہر کے پاس کی زمینوں کا مقاطعہ فی مربعہ پانچ پانچ ہزار تک پہنچتا ہے۔ سلسلہ کی یہاں ۵۰۰ مربعہ زمین ہے۔ بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہے اس حساب سے یہیں

۱۶ لاکھ کی آمدن

ہونی چاہیئے تھی۔ چلو اس کا نصف ہی سہی تب بھی آٹھ لاکھ کی آمدن ہونی چاہیئے تھی۔ اگر چوتھا حصہ بھی لے لیا جائے۔ تب بھی چار لاکھ روپیہ آ جانا چاہیئے تھا۔ آٹھواں حصہ بھی اگر لے لیا جائے۔ تب بھی دو لاکھ کی آمدن ہونی چاہیئے تھی۔ سولھواں حصہ بھی اگر نفع آتا۔ تب بھی ایک لاکھ روپیہ بنتا ہے۔ لیکن

سوال تو یہ ہے

کہ یہاں ایک پیسہ بھی نہیں آیا۔ آدھی آمد ہی سہی۔ اس کا نصف سہی اس نصف کا نصف سہی بلکہ اس چوتھائی کا نصف کا نصف ہی لے لو مگر یہاں تو وہ بھی نہیں۔ یہ کہنا کہ ان لوگوں میں کام

کرنے کی طاقت نہیں۔

غلط خیال ہے

مسلمان اس لئے ہی تباہ ہوئے ہیں کہ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ مسیح آسمان سے آئے گا۔ اور ہماری ضروریات کو پورا کر دے گا۔ ہمیں کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ خدا خود کام کرے گا اس توکل پر بیٹھے رہے اور اپنی طرف سے کوئی جدوجہد نہ کی۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی سمجھ لیا ہے کہ ہمیں کام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں خدا خود کام کرے گا۔ یہ خدا کا مال ہے اور وہ خود ہی اس کی نگہداشت کرے گا۔ خدا کا مال کھانا جائز ہے۔ اس لئے جیسے جی چاہے اسے کھاتے پیتے جاؤ ایک دفعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص نے جو مالدار آدمی تھا۔ میرا قرآن کریم چرا لیا۔ جب مجھے معلوم ہوا۔ اور میں نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے کہا لو جی۔ قرآن کی چوری بھی کوئی چوری ہے۔ اس سے ثواب ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ بھی سمجھتے ہیں۔ کہ دنیا کا مال چرانا جائز ہے خدا کے کاموں میں یہ لوگ سستی کرتے ہیں۔ لیکن منہ سے توکل کا اظہار کیا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ خدا کا مال ہے اور خدا خود اس کی نگہداشت کرے گا۔

حیا کے جو معنے

میں سمجھتا ہوں۔ ان کے ماتحت اگر میں ایسا کرتا تو آٹھ سال پہلے کا ہی میرا ہارٹ (Heart) فیل ہو جاتا۔ میں ایک دن بھی زندہ نہ رہ سکتا۔ ۲۴ گھنٹے بھی میرے لئے گزارنے مشکل ہو جاتے مگر یہ لوگ ٹھٹھا بھی کرتے ہیں اور ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں ان لوگوں میں ذرہ بھر بھی حس نہیں اگر ان میں سے ایک کی ماں مر جائے۔ تو میں دیکھتا کہ وہ کہاں تک صبر کرتا ہے۔ اپنی ماں کے ساتھ تو اسے محبت ہوتی ہے۔ مگر خدا اور اس کے رسول کے ساتھ اسے محبت نہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ خواہ ہمارا نقصان کتنا بھی ہو۔ تم

تبلیغ تو کرو

اگر تم تبلیغ کرتے تو یہ نقصان کبھی نہ ہوتا اگر تم تبلیغ کرتے تو دوسرے کے سامنے جا کر تمہیں خود ہی شرم آتی۔ جسے تم تبلیغ کرتے وہ تمہیں کہتا۔ پہلے اپنا منہ تو دیکھو تم تو احمدی بن کر خدا کا مال کھانے لگ گئے ہو۔ اور بے حیا بن گئے ہو۔ کیا میں بھی تمہاری طرح احمدی بن کر بے حیا بن جاؤں۔

تم میں یہ سستی اس لئے پائی جاتی ہے۔ کہ تم تبلیغ نہیں کرتے یا اس لئے کہ تم حرام کھانے پر رضامند ہو گئے ہو اور حرام کھانے والے سے نیک کام نہیں ہوتا۔ حرام کھانیوالا

آہستہ آہستہ بے ایمان ہو جاتا ہے۔ اور اس کی زندگی بے کار ہو جاتی ہے۔ یہ

خدائی قانون ہے

حرام خوری اور بے ایمانی دو لازم ملزوم چیزیں ہیں۔ حرام خوری کرنے والے سے نیک کام نہیں ہو سکتا۔ اور نورانی کام اسی سے ہو گا جو حلال خور ہو گا گویا جو نورانی کام کرتا ہے وہ حرام خور نہیں ہو سکتا۔ اور جو حرام خور ہے وہ نورانی کام نہیں کر سکتا

تم خدا تعالےٰ کا مال کھاتے ہو۔ تو کھاؤ یہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ مگر اتنا تو کرو کہ تبلیغ کرو تا اگر سستیاں اور حرامخوریاں کرتے ہوئے تم مر بھی جاؤ۔ تو دس آدمی اور ایسے پیدا ہو جائیں۔ جو نمازیں پڑھیں۔ نیک کام کریں۔ اور

تبلیغ کا فریضہ

بھی ادا کریں۔ ان کی نماز اور تبلیغ اس لعنت سے بچاتی رہے جو تم اس وقت کما رہے ہو۔ یہ تمہاری سستی کا ہی نتیجہ ہے کہ تم ایسی لعنتوں میں گرفتار ہو

تبلیغ کا کام شروع کر دو اور اپنے آپ کو منظم کر لو۔ آخر یہ انجمنیں کیوں بنائی گئی ہیں اسی لئے کہ تنظیم کے ساتھ کام کیا جائے۔ اگر احمدی نہ ہو تو سلسلہ ترقی کیسے کرے گا۔ دیکھو اگر ایک سوکھا ہوا درخت ہو۔ اس پر کوئی تازہ شاخ نہ ہو اور کوئی پتہ نظر نہ آئے تو دیکھنے والا اسے زندہ درخت کیسے کہہ سکتا ہے۔ زندہ درخت کے لئے ضروری ہے کہ اس پر پھل لگے۔ شاخیں نکلیں۔ پتے ہوں۔ اسی طرح اگر تمہیں اسبات کا دعوےٰ ہے کہ تم ایک

زندہ جماعت

کے فرد ہو۔ تو تمہیں پورے زور کے ساتھ تبلیغ میں لگ جانا چاہیئے۔ تا احمدی بنیں۔ اور احمدیت کی ترقی ہو۔ تبھی یہ جماعت زندہ جماعت کہلا سکتی ہے۔ اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوتا تو تم فرد تبلیغ کے لئے کوئی نہ کوئی وقت نکالتے۔ یہ چیز جہاں تمہارے ایمان کو تازہ کرتی۔ وہاں تمہارے دکھوں کو بھی کم کرتی۔

احادیث میں آتا ہے

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ کہیں تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے دو قبریں دیکھیں۔ ان پر آپ نے دو تازہ شاخیں کاٹ کر لگا دیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان کو عذاب مل رہا تھا۔ میں نے یہ شاخیں اسلئے لگا دی ہیں۔ تا جب تک یہ شاخیں ہری رہیں میری خاطر ان کا عذاب اتنی دیر ہلکا ہو جائے۔ میں بھی تم سے یہ کہتا ہوں۔ کہ

تم تبلیغ کرو

اور احمدی بناؤ تا تمہارا عذاب ہلکا ہو اور تا تمہارا انجام اچھا ہو۔ کیونکہ مجھے تمہارا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔

روزوں کے متعلق بعض ضروری ہدایات

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(مرتبہ عبد الحمید صاحب کاتب ۔ یوسف)

(۱) کن لوگوں پر روزہ رکھنا فرض ہے

"ان ایام میں ہم پر بعض ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ یعنی پَو پھٹنے سے لیکر تمام وہ عاقل بالغ جو بیمار نہ ہوں۔ بچے۔ کمزور اور بوڑھے نہ ہوں۔ یا پھر حائضہ۔ حاملہ یا دودھ پلانے والی عورتیں جو گو بیمار نہ ہوں۔ لیکن روزہ کی برداشت نہ کر سکتی ہوں۔ عام طور پر اکثر عورتوں کو حمل یا دودھ پلانے کی حالت میں غیر معمولی تکلیف کا امکان ہوتا ہے۔ یا پھر مسافر کے سوا باقی سب کے لئے غروب آفتاب تک روزہ رکھنا فرض ہے۔" (الفضل ۸۸ جلد ۱۸)

(۲) مسافر اور بیمار اور بوڑھا روزہ نہ رکھے

"میں نے کئی دفعہ بیان کیا ہے۔ کہ روزوں میں شدت ناجائز ہے۔ مسافر اور بیمار کے لئے روزہ رکھنا ایسا ہی بیہودہ ہے۔ جیسا حائضہ کے لئے روزہ رکھنا۔ اور کون نہیں جانتا کہ حائضہ کا روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ بلکہ بے وقوفی اور جہالت ہے۔......... اسی طرح وہ بوڑھا جس کے قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں۔ اور روزہ اسے زندگی کے باقی اشغال سے محروم کر دیتا ہے۔ اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں۔ پھر وہ بچہ جس کے قویٰ نشوونما پا رہے ہیں۔ اور آئندہ ۵۰ ۔ ۶۰ سال کے لئے طاقت کا ذخیرہ جمع کر رہے ہیں۔ اس کے لئے بھی روزہ رکھنا نیکی نہیں ہو سکتا۔" (الفضل نمبر ۹۲ جلد ۲۰)

(۳) مرضعہ اور حاملہ اور بچہ روزہ نہ رکھے

"قرآن میں صرف بیمار اور مسافر کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز قرار دیا ہے۔ دودھ پلانے والی عورت اور حاملہ کے لئے کوئی ایسا حکم نہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے انہیں بیمار کی حد میں رکھا ہے۔ اسی طرح وہ بچے بھی بیمار کی حد میں ہیں۔ جن کے اجسام ابھی نشوونما پا رہے ہیں۔ خصوصاً وہ جو امتحان کی تیاری میں مصروف ہوں۔ ان دنوں ان کے دماغ پر اس قدر بوجھ ہوتا ہے۔ کہ بعض پاگل ہو جاتے ہیں۔ کئی ایک کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ پس اس کا کیا فائدہ ہے۔ کہ ایک بار روزہ رکھ لیا اور پھر ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔" (الفضل ۸۸ جلد ۱۸)

(۴) بیمار اور مسافر کے لئے روزہ منع ہے

"جو سمجھتا ہے کہ میں بیمار ہوں۔ اور پھر روزہ رکھے۔ وہ گناہ کرتا ہے۔ اور خود کشی کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی طرح مسافر کو بھی روزہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عصر کے وقت جب افطاری میں بہت تھوڑا وقت باقی تھا۔ مسافروں کے روزے افطار کرا دیئے تھے۔ ہاں نفلی روزہ مسافر بھی رکھ سکتا ہے۔ اور رمضان کا روزہ بھی اگر مسافر رکھے تو یہ اس کا نفلی روزہ سمجھا جائے گا۔ مگر یہ حرکت پسندیدہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے جو رخصت دی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔" (الفضل ۸۸ جلد ۱۸)

(۵) نزلہ میں روزہ نہیں رکھنا چاہیئے

"میرے نزدیک نزلہ خواہ کتنا ہی خفیف کیوں نہ ہو۔ ایسی بیماری ہے۔ جس کا روزہ سے تعلق ہے۔ اور ایسے لوگوں کے لئے جنہیں نزلہ ہوتا ہے۔ روزے رکھنے بہت مضر اور بڑے نقصان کا موجب ہوتے ہیں۔ نزلہ کے نتیجہ میں ان کو پیاس زیادہ لگتی ہے۔ اب روزے کے ساتھ جب وہ پیاس کو دبائیگا۔ تو وہ اور بھی زیادہ بڑھے گی۔ اور یہ نزلہ کے لئے بہت مضر ہے۔ پس بسا اوقات بعض بیماریاں دیکھنے میں تو معمولی ہوں گی۔ لیکن روزے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ان کا نقصان بہت بڑا ہوگا۔ اس لئے ایسی بیماری میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔" (الفضل ۱۱ اپریل ۱۹۳۵ء)

(۶) کس قسم کی بیماری روزہ رکھنے میں مانع ہے

"روزہ ایسی حالت میں ہی ترک کیا جا سکتا ہے کہ آدمی بیمار ہو۔ اور بیماری بھی اس قسم کی ہو۔ کہ اس میں روزہ رکھنا مضر ہو۔......... وہ بیماری کہ جس پر روزہ کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (یعنی بڑھتی نہیں) اس کی وجہ سے روزہ ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔" (الفضل ۱۱۳ جلد ۱۲)

(۷) کمزور سینہ والے بچے

"جن بچوں کے سینے چھوٹے اور کمزور ہوں۔ ان کو روزوں پر مجبور کرنا بلکہ ان کو روزے رکھنے دینا بھی درست نہیں۔ ہاں پندرہ سال کی عمر سے ان کو عادت ڈلوانی اور مشق شروع کروانی چاہیئے۔ خواہ ان کے قوائے شہوانی ۱۲ برس کی عمر سے ہی بلوغت کو پہنچ گئے ہوں۔" (الفضل ۱۱۶ جلد ۱۲)

(۸) معمولی عذرات کی بناء پر روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا

"میرے نزدیک ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو روزہ کو بالکل معمولی حکم تصور کرتے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی وجہ کی بناء پر روزہ ترک کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس خیال سے بھی کہ جسم بیمار ہو جائیں گے۔ روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی عذر نہیں۔ کہ آدمی خیال کرے۔ میں بیمار ہو جاؤں گا۔ میں نے آج تک کوئی آدمی ایسا نہیں دیکھا۔ جو یہ کہہ سکے۔ کہ میں بیمار نہیں ہوں گا۔ پس بیماری کا خیال روزے ترک کرنے کی جائز وجہ نہیں ہو سکتا۔ پھر بعض اس عذر پر روزہ نہیں رکھتے۔ کہ انہیں بھوک بہت لگتی ہے۔ حالانکہ کون نہیں جانتا۔ کہ روزہ رکھنے سے بھوک لگتی ہے۔ جو روزہ رکھے گا۔ اس کو بھوک ضرور لگے گی۔ روزہ تو ہوتا ہی اس لئے ہے۔ کہ بھوک لگے۔ اور انسان اس بھوک کو برداشت کرے۔ جب روزہ کی یہ غرض ہے۔ تو پھر بھوک کا سوال کیا۔ پھر کئی ہیں۔ جو ضعف ہو جانے کے خیال سے روزہ نہیں رکھتے حالانکہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں۔ جس کو روزہ رکھنے سے ضعف نہ ہوتا ہو۔ جب وہ کھانا پینا چھوڑ دے گا۔ تو ضرور ضعف ہوگا۔ اور ایسا آدمی کوئی نہیں ملیگا۔ جو روزہ رکھے اور اسے ضعف نہ ہو۔......... اس لئے اس وجہ سے بھی روزہ نہیں چھوڑا جا سکتا۔" (الفضل ۱۱۳ جلد ۱۲)

(۹) بلا عذر روزہ کا تارک عند اللہ مجرم ہے

"جو شخص بلا عذر روزہ نہیں رکھتا۔ وہ خدا کے نزدیک مجرم ہے۔ اس کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اور آئندہ اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ محض روزے سے تکلیف کا ہونا ایسا عذر نہیں ہے۔ کہ اس کی وجہ سے روزے کو چھوڑ دیا جائے۔ بیمار یا بالکل بوڑھے یا حاملہ یا دودھ پلانے والی عورت کے سوائے باقی لوگوں کے لئے روزے ضروری ہیں۔ سوائے اس کے کہ ڈاکٹر کسی شخص کی نسبت یہ فتوےٰ دیدے۔ کہ اس وقت اس کی صحت ایسی خراب ہے۔ کہ اگر کوئی بظاہر بیماری نہیں۔ لیکن وہ یقیناً بیمار ہو جائے گا۔ اگر روزہ رکھے گا۔ لیکن پھر بھی انسان کو اپنے نفس کو ٹٹولنا چاہیئے۔ کہ اس کا نفس تکلیف سے بچنے کے لئے کوئی عذر تو تلاش نہیں کر رہا۔ کیونکہ جہنم کی تکلیف روزے رکھنے کی تکلیف سے بہت زیادہ ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز۔ جولائی ۱۹۲۳ء)

(۱۰) یہ درست نہیں کہ انسان جب مرنے لگے تب روزہ چھوڑے

"جہاں میں بلا وجہ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے کے سخت خلاف ہوں۔ وہاں میں ان لوگوں کے اجتہاد کا بھی قائل نہیں۔ جو یہ کہتے ہیں کہ انسان جب مرنے لگے۔ تب روزہ چھوڑے۔ ورنہ نہ چھوڑے۔ ایسا کوئی حکم شرع میں نہیں آیا۔" (الفضل ۱۱۳ جلد ۱۲)

قادیان میں رمضان المبارک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے)

قادیان سے محترمی بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ رمضان کا چاند ۲۷ جون کی شام کو بعد نماز مغرب نظر آیا۔ اور ۲۸ جون کو پہلا روزہ ہوا۔ رمضان کے ایام میں قادیان میں نماز تراویح کا انتظام اس طرح پر ہے۔ کہ مسجد مبارک میں ۲ بجے بعد نصف شب حافظ الہ دین صاحب نماز تراویح پڑھاتے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ میں حافظ عبد العزیز صاحب عشاء کی نماز کے بعد تراویح پڑھاتے ہیں۔ اور مسجد ناصر آباد میں بھی عشاء کی نماز کے بعد قریشی فضل حق صاحب تراویح کی نماز پڑھاتے ہیں۔ پہلے روزہ میں مسجد مبارک میں تقریباً ایک سو پچاس درویشوں نے نماز تراویح باجماعت ادا کی۔ اور بعض درویش دونوں وقت کی نماز تراویح میں شریک ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یعنی عشاء کے بعد مسجد اقصیٰ میں اور سحری سے قبل مسجد مبارک میں۔

صبح کی نماز کے بعد مولوی محمد شریف صاحب امینی مسجد مبارک میں بخاری کا درس دیتے ہیں۔ قرآن شریف کا درس بعد نماز ظہر ہوتا ہے۔ پہلے عشرہ میں مولوی محمد حفیظ صاحب درس دے رہے ہیں۔ دوسرے عشرہ میں مولوی غلام احمد صاحب ارشد درس دیں گے۔ اور آخری عشرہ میں مولوی محمد شریف صاحب امینی درس دیں گے۔

مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی اپنے اور اپنے اہل و عیال اور قادیان کے جملہ درویشوں کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

منشی بشیر احمد صاحب کہاں ہیں؟

قادیان میں ایک صاحب منشی بشیر احمد صاحب ہمارے مختار ہوتے تھے۔ وہ اس وقت جہاں بھی ہوں۔ اپنے پتہ سے اطلاع دے کر ممنون کریں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

گریجوایٹ اور مولوی فاضل واقفین زندگی کی ضرورت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشہور الہام ہے کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ تحریک جدید کے ماتحت نوجوان زندگی وقف کرکے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پیغام احمدیت پہنچا رہے ہیں۔ خدائی وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ اور پورے ہو کر رہیں گے۔ لیکن ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس سعادت سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائے۔

اس وقت سلسلہ کے مختلف کاموں کی ذمہ واریاں سنبھالنے کے لئے بی۔ اے پاس اور مولوی فاضل واقفین زندگی کی ضرورت ہے۔ دوستوں کو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ معاہدہ وقف زندگی کا فارم مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل دوسروں سے مانگ کر پڑھتا ہے۔ وہ اپنا فرض کما حقہٗ ادا نہیں کر رہا۔

بجٹ آمد انجمنہائے احمدیہ

حلقہ جات ربوہ - لائل پور - شیخوپورہ - لاہور - گوجرانوالہ - سیالکوٹ - سرگودہا - گجرات - جہلم - راولپنڈی کیمل پور - منٹگمری - ملتان - ڈیرہ غازیخان - صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد کی ان تمام انجمن ہائے احمدیہ کو جن کی طرف سے مشخصہ بجٹ موصول ہو چکے تھے - ان کے سال رواں کے بجٹ اور سال گذشتہ کے بقایاجات کی اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں - اگر کسی جماعت میں ایک ہفتہ تک یہ اطلاع نہ پہنچے - تو وہ نظارت بیت المال کو مطلع فرمائیں - تاکہ اُن کو دوبارہ اطلاع بھجوائی جا سکے - عہدہ داران یہ بات اچھی طرح سے نوٹ فرمالیں - کہ ان کا بجٹ سال گذشتہ کا بقایا اور سال رواں کا بجٹ - دونوں کو جمع کر کے جو رقم بنتی ہوگی - وہ شمار کیا جائے گا - اور جماعتوں کا فرض ہے - کہ وہ اس بجٹ کو مالی سال کے اندر ہی پورا کریں -

(نظارت بیت المال)

اعلان ضروری

جماعت احمدیہ ضلع سرگودہا جن کے بجٹ سرگودہا میں موصول ہو چکے ہوئے ہیں - کو حفاظت ... کے سلسلہ میں طبع شدہ فارم جن پر وعدہ کنندگان کے سوائے - وصولی اور بقایا درج تھا - بھیجے گئے تھے - تاحجود درست رہ گئے ہیں - ان کے نام لکھ کر فارم واپس کئے جائیں - لیکن تاحال کسی کی طرف سے وہ فہرستیں واپس نہیں آئیں - ان جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے - کہ مہربانی فرما کر وہ فہرستیں جلد از جلد مکمل کر کے واپس کر دیں -

(نظارت بیت المال)

درخواست دعا

میری والدہ آنتوں کی بیماری سے ایک عرصہ سے بیمار ہیں - ڈاکٹروں نے مشورہ دیا تھا - کہ یہ دانتوں کی خرابی کی وجہ سے ہے - لہٰذا اُن کے تمام دانت نکلوا دیئے ہیں - خون کثرت کے ساتھ نکل جانے کی وجہ سے اب کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے - احباب دردِ دل سے میری والدہ محترمہ کے لئے دعا فرمائیں - (خاکسار محمد لطیف احمد احمدی گمٹی بازار چوکسوا اٹھ ورکس لاہور)

حلقہ دھرم پورہ میں درس قرآن کریم

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حلقہ دھرم پورہ میں قرآن کریم کے درس کا انتظام کیا گیا ہے - مولوی عبد المالک خاں صاحب مبلغ سلسلہ روزانہ ایک پارہ کا درس ملک محمد طفیل صاحب ٹمبر مرچنٹ کی دوکان کے احاطے میں ساڑھے چار بجے سے ساڑھے چھ بجے شام تک دیتے ہیں - احباب سے گذارش ہے کہ وہ نہ صرف خود اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں - بلکہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں - شاہو کی گڑھی اور صدر کے دوست بھی آسانی سے اس درس میں شریک ہو سکتے ہیں -

(خاکسار: - حبیب اللہ خاں - صدر حلقہ دھرم پورہ لاہور)

گھر بیٹھے دین کی خدمت کا موقع!!

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے - جو اپنے ہاں رہتے ہوئے روزانہ صرف پندرہ منٹ بیت المال کے کام کو دے سکیں - جو کام دیا جائے گا - ہر دوست کی قابلیت کے لحاظ سے دیا جائیگا - اور اسی جماعت یعنی شہر یا گاؤں میں دیا جائیگا جہاں وہ صاحب رہائش پذیر ہوں گے - وہ احباب جنہیں حساب کتاب کا خاص شوق ہو - اس اعلان کے خاص مخاطب ہیں -

(نظارت بیت المال)

رتن باغ کے پتہ پر ڈاک

بہت سے دوست رتن باغ لاہور کے پتہ پر اپنی ڈاک تو منگاتے رہتے ہیں - مگر لاہور سے اِدھر اُدھر جانے کی صورت میں بعض دوست تبدیلی پتہ کی کسی کو اطلاع نہیں دیتے - ایسے دوستوں کی ڈاک دفتر میں پڑی پڑی خراب ہوتی رہتی ہے - دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے متعلقہ لوگوں کو اور دفتر کو اپنا آئندہ ایڈریس دے جایا کریں - تاکہ ان کی ڈاک انہیں ری ڈائرکٹ Redirect کر دی جایا کرے -

(انچارج دفتر پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ لاہور)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ اقبال بیگم صاحبہ (والدہ مبشر احمد) سعید منزل محلہ دار الفضل قادیان - اہلیہ صوبیدار میجر محمد سعید صاحب سردار بہادر O.B.I ۶۰۳ کمپنی ریٹائرڈ سپیچ - چک، لالہ - بروز اتوار بمطابق ۷ رمضان ۱۱ بجے دن چک لالہ میں وفات پا گئیں - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحومہ موصیہ تھیں - احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ مرحومہ کیلئے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے - (مبشر احمد سٹوڈنٹ آف پنجاب ویٹرنری کالج لاہور (حال چک لالہ))

اشتہار زیر دفعہ ۵ - رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سینیئر سب جج صاحب بہادر کیمبل پور -

دعویٰ دیوانی ۱۵۷ سنہ ۱۹۴۹ء

قادر خان ولد نجیب خان ذات پٹھان سکنہ یاسین خورد تحصیل اٹک - مدعی

بنام

ہزاری لال گردھاری لال پسران گوکل چند ذات کھتری سکنہ قسرو تحصیل اٹک مدعا علیہ

بادعوے دلاپانے مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ

ہزاری لال - گردھاری لال پسران لالہ گوکل چند ذات کھتری سکنہ قسرو تحصیل اٹک -

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی ہزاری لعل گردھاری لعل مذکورہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے - اسلئے اشتہار ہذا بنام ہزاری لعل - گردھاری لعل مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر ہزاری لعل - گردھاری لعل مذکور تاریخ ۱۴ ماہ جولائی سنہ ۱۹۴۹ء کو مقام کیمبل پور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی - آج بتاریخ ۲۹ ماہ جون سنہ ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا -

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اعلان

خاکسار کے بھائی محمد عبد اللہ صاحب سول انجنیئر ایران کو اللہ تعالےٰ نے پانچواں لڑکا منصور احمد عطا فرمایا ہے - احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمادیں - خاکسار عبد القدیر واقف زندگی

ربوہ ۴/۷/۴۹

ضرورت ہے

ہتاج آئل مل شاہدرہ کے لئے ایک ویکسیلز مین کی ضرورت ہے نیز ایک صابون ساز کاریگر کی - تنخواہ مناسب دی جائے گی - درخواستیں مقامی عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ سیٹھ محمد یوسف صاحب راجن پور چنیوٹ کے پتہ پر جلد از جلد بھجوا دیں -

ہماری آڑھت

کی دوکان ہے - ہمیں ایک منیم کی ضرورت ہے - جو حساب میں خوب ماہر ہو - کسی دوکان پر اس نے کام بھی کیا ہوا ہو - احمدی کو ترجیح دی جائے گی - مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی نیک چلنی اور دیانتداری کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں - غیر احمدی ہونے کی حالت میں ایک ہزار روپے کی ضمانت - تنخواہ ماہوار ایک سو روپیہ دی جائیگی - مخلص اور کام میں ہوشیار ہونیوالے کو سالانہ ترقی دیجائیگی - صاحب ضرورت درخواست کریں

اخ - الف معرفت ایڈیٹر الفضل

ربوہ میں درس قرآن کریم

نظارت تعلیم و تربیت کے اعلان کے مطابق یکم رمضان المبارک ۲۸ جون سنہ ۱۹۴۹ء سے ربوہ میں درس قرآن کریم جاری ہے - مولانا ابو العطاء صاحب درس دیتے ہیں - مولانا موصوف کے بعد جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس درس دیں گے - آپ پیر کے روز ساتویں پارہ سے درس شروع فرمائیں گے - احباب استفادہ کی کوشش کریں -

(ناظر تعلیم و تربیت)

مغربی یورپ پر حملے کی صورت میں امریکہ جنگ میں شریک ہو جائیگا

جنرل براڈلے کا بیان

لنڈن ۵ جون۔ امریکہ کے چیف آف سٹاف جنرل براڈلے نے "نیویارک ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم واشنگٹن کو ایک ملاقات میں بتایا کہ ان کی رائے میں اگر امریکی اسلحہ امریکہ کے ذخیرہ خانوں میں نہیں رکھے رہتے بلکہ یورپ میں امریکہ کی حفاظت کے لئے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ مزید کہا کہ وہ دنیا کو امریکہ کی خواہش کا کہ امن قائم رہے اعتماد دلانا چاہتے ہیں۔ لیکن سیاسی اتحاد اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ فوجی قوت ہو۔ انہوں نے سیاست دانوں کو متنبہ کیا کہ وہ خارجہ پالیسی بناتے ہوئے فوجی قوت پر بھی غور کر لیں تاکہ عوام سے ان کی پالیسی کو حمایت حاصل ہو سکے۔

جنرل براڈلے نے اس امر کی تردید کی کہ بری بحری اور فضائی افواج میں اختلافات سے طویل عرصے کی دفاعی تیاریوں میں مزاحمت ہوئی ہے انہوں نے کہا زمانہ امن کی فوجی منصوبہ بندی کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی برطانیہ اور امریکہ کے درمیان اتنا زیادہ گہرا اشتراک عمل نہ ہوا تھا

جنرل براڈلے نے کہا کہ یہ اندازہ لگانا ناممکن ہے کہ روس کے پاس مؤثر استعمال کے لئے کب تک ایٹم بم ہو جائے گا۔ اگر کسی دوسرے ملک کو اس کا راز معلوم بھی ہو جائے تو اس کو بڑی مقدار میں تیار کرنے کے لئے بڑا عرصہ درکار ہو گا۔ کیونکہ یہ خود بڑا پیچیدہ طریقہ ہے۔

جنرل براڈلے نے بتایا کہ مغربی یورپ پر حملے سے امریکہ فوراً جنگ میں شریک ہو جائیگا۔ چونکہ جرمنی میں امریکی فوجیں مقیم ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یورپ کو اسلحہ بھیجنا حتی کہ وہ اسلحہ جو خود امریکہ کے لئے ضروری ہیں وہ یہاں اسلحہ خانوں میں پڑے رہنے سے زیادہ یورپ میں ہماری حفاظت کے لئے زیادہ ضروری ہوں گے۔

بیان ختم کرتے ہوئے جنرل براڈلے نے کہا۔ ہم کو یورپ میں جتنا بھی ممکن ہو سکے علاقہ قبضہ میں رکھنا چاہیئے۔ اگر مغربی یورپ پر حملہ ہو تو امریکہ کو دشمن کے خلاف فضائی حملے پر اپنی پوری طاقت لگا دینی چاہیئے۔ (استار)

پاکستان میں بڑی مقدار میں پٹرول نہیں نکلا

لنڈن ۵ جولائی۔ آج برما آئل کمپنی نے ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ مغربی پاکستان میں تیل کے بڑے چشمے برآمد ہوئے ہیں۔ کمپنی کے ایک ترجمان نے استار کو بتایا کہ نہ تو کمپنی اور نہ حکومت پاکستان یہ معلوم کر کے کوئی متعجب ہو گی کہ راولپنڈی کے قریب بالاکسر میں پٹرول برآمد ہوا ہے البتہ انہیں یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ اس علاقہ میں تجربات فضول ثابت نہیں ہوئے لیکن اس سے انہیں کوئی غیر معمولی امید وابستہ نہیں ہوگی وہاں معمولی مقدار میں پٹرول برآمد ہو گا۔ جس کی مقدار غالباً ۲ ہزار بیرل روزانہ تک ہو گی یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ پٹرول کا علاقہ اتنا بڑا نہیں ہے کہ اس سے زیادہ مقدار میں پٹرول برآمد ہو سکے۔ اور وہاں زمین کی بناوٹ ایسی ہے جو کہ کھدائی بہت مہنگی پڑے گی۔ اس علاقے کے قریب کا علاقہ اٹک آئل کمپنی کے پاس ہے۔ اس کی سرگرمیوں سے اس معمولی مقدار کا اظہار ہوتا ہے۔ جو دنیا کے اس حصہ سے برآمد ہوتا ہے۔

(استار)

اسکندریہ میں زراعتی طلباء گرفتار

قاہرہ ۵ جولائی۔ فواد اول یونیورسٹی کے زراعتی شعبہ کا ایک طالبعلم یوسف علی یوسف کل صبح اسکندریہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے مصری ایوان پارلیمان کے صدر ایم حامد محمود کو ہلاک کرنے کی ایک سازش کی تھی (استار)

ماہروں کی رائے کی ناکامی

لنڈن ۵ جولائی۔ آنجہانی رچرڈ نے ماہرین کی ہدایت کے خلاف ایک موسیقار کی حیثیت سے موسیقی کا پیشہ شروع کیا تھا اور اس میں نمایاں امتیاز حاصل کیا۔ اس کا انکشاف ان کے متعلق ایک کتاب سے ہوا ہے جسے ان کی بیوہ ڈیا ما ہیر ٹامبہ نے تحریر کیا ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔

ٹامبہ کا باپ آسٹریلیا کا ایک مشہور اداکار تھا اس نے سب سے پہلے اپنے لڑکے کے ارادہ کی مخالفت کی۔ اس نے اپنے لڑکے کو اس کے خواب کے پورا نہ ہونے کا یقین دلانے کے لئے وی آنا کے ایک ادارہ موسیقی میں بھیجا۔ ادارہ نے ٹامبہ کے متعلق تحریر کیا کہ اسے موسیقار بننے کی خواہش سے روکا جائے۔ اس کے موسیقار بننے کا ذرا بھی امکان نہیں ہے۔ لیکن ٹامبہ نے نہ مانا آخرکار ایک اور ادارہ کی رائے طلب کی گئی۔ اس نے بھی یہی رائے دی کہ اسے موسیقار کا پیشہ نہ اختیار کرنا چاہیئے۔ لیکن وہ اپنے عزم پر قائم رہا اور موسیقار کی حیثیت سے عالمگیر شہرت کا مالک ہو گیا۔ (استار)

برطانیہ میں دق کے ٹیکے

لنڈن ۵ جولائی۔ برطانیہ میں دق کے ٹیکے لگانے جانے شروع کئے جائیں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ٹیکے دق کا علاج نہیں ہیں۔ لیکن دق کے مریضوں سے تعلق رکھنے والے طبی طالبعلموں۔ ڈاکٹروں۔ نرسوں اور تیمارداروں کے لگائے جائیں گے۔ (استار)

مغربی پنجاب میں خوراک کی صورت حال انتہائی تسلی بخش ہے

اس سال چاول کے جبری راشن کی نوبت نہیں آئیگی

(الفضل کے اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۵ جولائی۔ صوبائی محکمہ خوراک کے سیکرٹری مسٹر آر۔ ڈی۔ ہاؤ نے آج ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں کو خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس وقت ایک کروڑ من سے زائد گندم صوبائی حکومت کے اپنے کنٹرول میں ہے۔ اور راشن بندی کے ہر شہر میں اس قدر وافر مقدار میں سٹاک موجود ہے۔ کہ اس سال اخیر تک چاول کے جبری راشن کی نوبت نہیں آئے گی۔ البتہ گندم کا راشن اور چاول پر کنٹرول بدستور جاری رہے گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ اس وقت صوبے میں خوراک کی صورت حال اس قدر تسلی بخش ہے۔ کہ حکومت کو اناج حاصل کرنے میں توقعات سے کہیں بڑھ چڑھ کر کامیابی ہوئی ہے۔ حکومت کا خیال تھا کہ اس سال منڈیوں میں چار لاکھ ٹن گندم فروخت ہونے کے لئے آئے گی۔ لیکن ۳۰ جون تک ہی ۳ لاکھ سے ہزار ٹن گندم منڈیوں میں آ گئی۔ اور اس کے بعد سے آج تک بدستور چلی آ رہی ہے۔ اور حالت یہ ہے کہ آج بھی منڈیوں میں تل دھرنے کو جگہ نہیں ہے۔

پروگرام کے مطابق حکومت جتنا اناج خریدنا چاہتی تھی وہ خرید چکی ہے۔ لیکن حکومت مزید خرید و فروخت کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ وہ نو روپے آٹھ آنے فی من کے موجودہ نرخ پر برابر خریدتی چلی جائے گی۔ اس سکیم پر عمل کے نتیجے میں گندم کا ایک ایسا نرخ قائم ہو گیا ہے۔ کہ جو زمیندار اور خریدار دونوں کے لئے نہایت مناسب ہے

گندم کی اس قدر بہتات کی وجوہات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ایک تو اس سال خدا کے فضل سے فصل معمول سے بہت زیادہ اچھی ہوئی ہے۔ دوسرے مہاجرین کی آبادکاری کے نتیجہ میں پیداوار میں لازمی طور پر نمایاں اضافہ ہوا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مغربی پنجاب سے باہر چوری چھپے گندم بھیجنے کا جو سلسلہ جاری تھا۔ اسے سختی سے بند کر دیا گیا ہے۔ اس تمام عرصہ میں ناجائز برآمد کا صرف ایک واقعہ رونما ہوا اور اس کی بھی عوام نے حب الوطنی کے جذبہ کے تحت حکام تک رپورٹ پہنچا کر جلدی ہی پیش بندی کرا دی۔

آپ نے تقریر کے دوران میں یہ بھی بتایا۔ کہ باہر بھیجنے کے لئے مرکزی حکومت کو ایک لاکھ ٹن گندم کی پیشکش کی گئی تھی۔ صوبائی حکومت اس پیشکش کو اب دو لاکھ ٹن تک بڑھا رہی ہے۔ تاکہ ملک کی مجموعی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد مل سکے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ موجودہ نرخوں میں مزید زیادتی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ البتہ کمی کی توقع رکھنی چاہیئے۔

روسی گندم ختم ہو گئی

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۵ جولائی:- اس شکایت کے جواب میں کہ بعض راشن ڈپو ہولڈرز ابھی تک پرانی گندم دے رہے ہیں۔ آج صوبائی محکمہ خوراک کے ایک افسر اعلیٰ نے ملاقات بتایا کہ دفتری کاغذات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ روسی گندم فروری اور مارچ میں ہی ختم ہو گئی تھی ہو سکتا ہے کسی ڈپو میں ابھی تک بچی پڑی ہو۔ لیکن آج کل تمام ڈپوؤں کو نئی گندم مہیا کی جا رہی ہے۔ اگر کسی ڈپو کے خلاف اس قسم کی شکایت ہو تو اسے متعلقہ افسران کے نوٹس میں لانا چاہیئے۔ تا فوری طور پر ازالہ ہو سکے۔

فلور ملز کی بحالی

(اسٹاف رپورٹر سے)

لاہور ۵ جولائی:- آج سے چھ سال قبل جب کنٹرول سسٹم جاری ہوا تھا۔ تو اس کے نتیجہ میں آٹا پیسنے کی صنعت کو بہت نقصان پہنچا تھا۔ لیکن حکومت مغربی پنجاب نے منڈیوں میں گیہوں خریدنے کی جو سکیم جاری کی ہوئی ہے۔ اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ آٹا پیسنے کے بہت سے ملز پھر چالو ہو گئے ہیں۔ اور یہ صنعت بھی اب دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ صوبہ سے جتنا بھی گیہوں باہر بھیجا جائے وہ آٹے کی شکل میں برآمد ہو۔ چنانچہ اس وقت محکمہ خوراک ہر ماہ ایک لاکھ بوری فلور ملز کو دے رہا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ ملز بھی جو راشن والے علاقوں سے باہر واقع ہیں۔ آج کل زور شور سے کام کر رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان کو ہی ہر ماہ دس ہزار ٹن آٹا برآمد کیا جاتا ہے۔

ہندوستان میں تعلیم کے اعداد و شمار

نئی دہلی ۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے ۴۷-۱۹۴۶ء میں تعلیم پر باون کروڑ روپیہ صرف کیا۔ وزارت تعلیم نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ گذشتہ پانچ سال کے دوران میں تعلیم کو برابر فروغ ملتا رہا ہے۔ اور ہر سال گریجوایٹوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا ہے ۴۷-۱۹۴۶ء میں میٹرک پاس کئے ہوئے طلباء کی نصف تعداد نے کالجوں میں داخلہ لیا۔ ریاستوں کے علاوہ ہندوستان کے تمام صوبوں میں مجموعی طور پر آرٹ اور سائنس کے ۴۹۶ کالج ہیں۔ اور ۱۰۷ فنون سکھانے والے اسکول ہیں۔ ہر سال اوسطاً سترہ ہزار طلبہ گریجوایٹ بنتے ہیں۔ ایک لاکھ تیس ہزار میٹرک کا امتحان پاس کرتے ہیں۔ اور ۳۰ ہزار طلبہ مدرسی کی تعلیم حاصل کرتے ہیں (استار)

روم ۵ جولائی:- اطالیہ میں نوارا کے مقام پر ایک مینڈک کی وجہ سے ہڑتال ہو گئی۔ افسروں نے ایک ملازم لڑکا کو کام کے وقت مینڈک سے کھیلتے دیکھ کر سزا کے طور پر اسے تین دن کے لئے معطل کر دیا اور دوسرے ملازموں نے احتجاج کے طور پر ہڑتال کر دی (استار)